اہلِ طریقت کا ترجمان

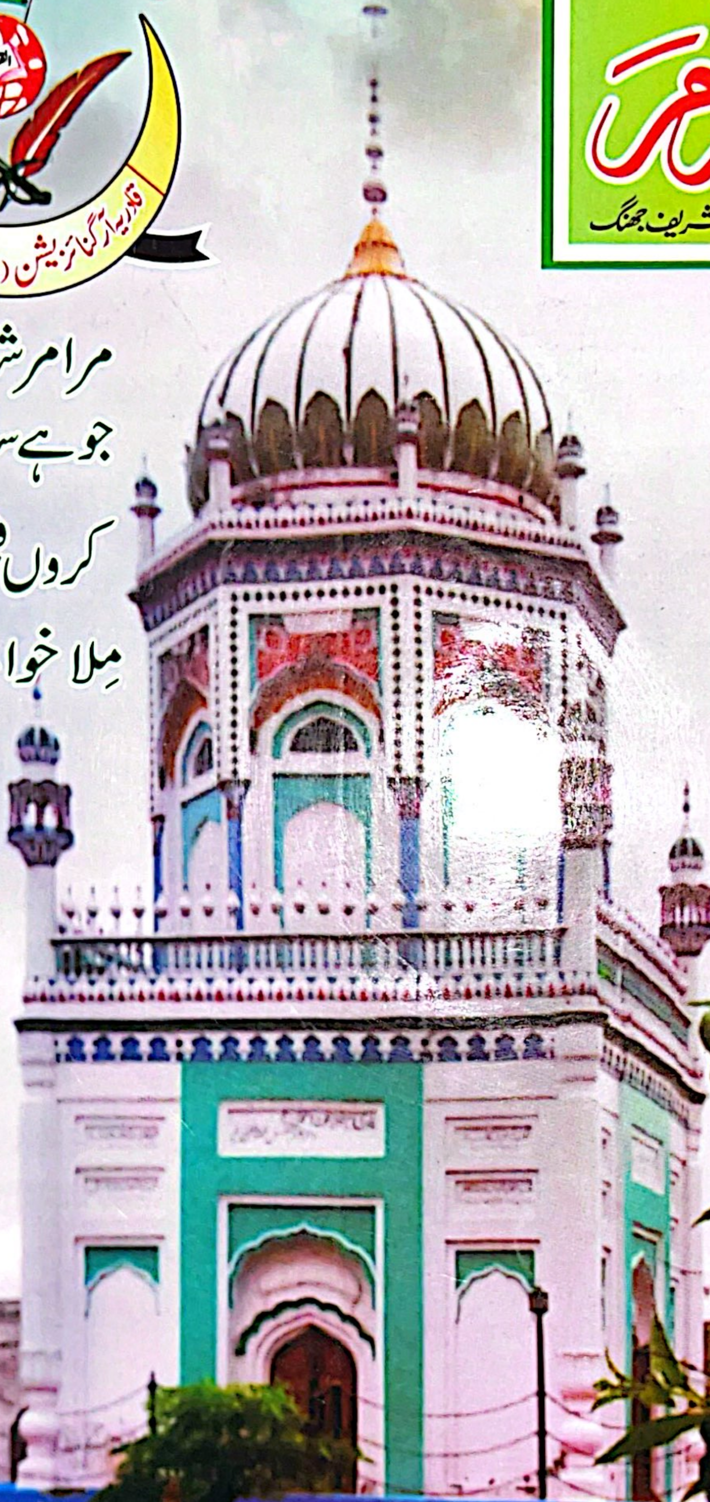
مجلہ

# آئینہ کرم

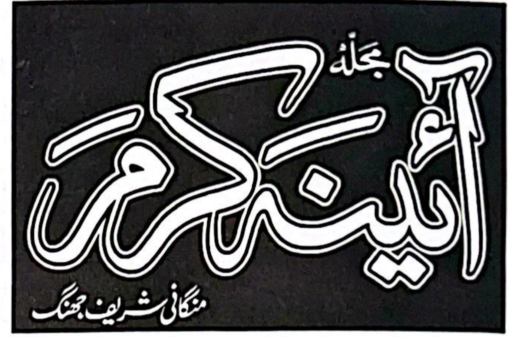
منگانی شریف جھنگ




مرا مرشد ہے وہ مردِ یگانہ
جو ہے سلطان اقطابِ زمانہ
کروں فخر و تشکر جتنا کم ہے
مِلا خواجہ کرمؒ کا آستانہ



اہلِ طریقت کا ترجمان




شمارہ نمبر 35 جون 2013ء رجب 1434ھ


▪ بیاد قطب الارشاد فرد الافراد

# حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین حنفی القادری
قدس اللہ سرہٗ العزیز



## فہرست




رابطہ برائے خط و کتابت: قادریہ آرگنائزیشن دربار کرم طاہر آباد منگانی شریف چک نمبر 171 ڈاکخانہ 214 تحصیل و ضلع جھنگ

# تذکرہ بزرگانِ دین وتقریباتِ عرس صاحبِ دلائل الخیرات شریف

تحریر وتقدیم: افتخار احمد حافظ قادری

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک بار ہاتفِ غیبی سے مجھے آواز آئی کہ اے میرے بندے! میں نے تجھے تمام مخلوق (اپنے وقت میں) پر فضیلت عطا کر دی ہے کیونکہ تو کثرت سے میرے نبی ﷺ پر درُود پڑھتا ہے۔ حضرت علامہ مہدی الفاسی ؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ آپ کی قبرِ مبارک سے کستوری کی خوشبو آتی ہے اور اُس کی وجہ نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درُود و سلام پیش کرنا ہے۔ آپ کا مزار مبارک شہرِ مراکش کے قدیم حصہ میں مشہور و معروف ہے۔ شبِ جمعہ آپ کے مزارِ پُر انوار پر اجتماعی طور پر دلائل الخیرات شریف کا وِرد ہوتا ہے۔ آپ کی تصانیف میں سب سے اہم تصنیف ''دلائل الخیرات وشوارق الانوار فی ذکر الصلاۃ علی النبی المختار'' ہے جو مختلف صیغہ ہائے درُود و سلام اور دُعاؤں کے مجموعے پر مشتمل ہے۔ شہرِ فاس کے مدرسہ الصفارین میں آج بھی آپ کا رہائشی حجرہ معروف ومشہور ہے جس میں آپ نے دلائل الخیرات شریف تصنیف فرمائی تھی۔

دنیا کے دیگر ممالک کی طرح ہمارے وطنِ عزیز پاکستان میں بھی دلائل الخیرات شریف کثرت سے پڑھی جاتی ہے بالخصوص شہرِ کراچی میں اِس نیک اور بابرکت کام کیلئے ایک مجلس بنام ''مجلسِ دلائل الخیرات شریف'' ایک طویل عرصہ سے قائم ہے جس کے زیرِ انتظام جامع مسجد آرام باغ میں روزانہ بعد از نمازِ عصر بارگاہِ سیدِ کائنات ﷺ میں ہدیۂ درُود و سلام پیش کیا جاتا ہے۔ یہ بابرکت محفل اپنے آغاز سے تادمِ تحریر بغیر کسی ناغہ کے جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ العزیز یہ متبول عمل جاری رہے گا۔ اِس مجلس کے بانی و درویشِ کامل محترمی جناب محمد ہارون ابدانی کی مسلسل کوششوں کے نتیجے میں اب ایسی محافل کا انعقاد نہ صرف پاکستان کے طول و عرض میں پھیل چکا ہے بلکہ ساؤتھ افریقہ کے کئی ممالک میں یہ محافل شروع ہو چکی ہیں۔

مجلس دلائل الخیرات شریف کے زیرِ انتظام جامع مسجد آرام باغ میں دلائل الخیرات کی روزانہ کی محفل کے علاوہ سالانہ عرس سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کی بابرکت و پُر رونق تقاریب بھی منعقد ہوتی ہیں۔ اِن سالانہ عرسوں کی تقاریب کا آغاز ربیع الاول ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۲ء کو ہوا جو بغیر کسی ناغہ کے جاری و ساری ہے۔ مجلس دلائل الخیرات شریف کی خصوصی دعوت پر اس بندۂ ناچیز کو پہلی بار ربیع الاول ۱۴۲۹ھ / مارچ ۲۰۰۸ء کے سالانہ عرس مبارک کی تقریبات میں شرکت کا شرف حاصل ہوا اور اُسی مبارک موقع پر بندہ کی کتاب ''زیاراتِ مراکش'' کی رونمائی کی تقریب بھی منعقد ہوئی۔

حسبِ سابق اِمسال بھی مجلسِ دلائل الخیرات شریف کی طرف سے سالانہ ''عرسِ جزولی'' کی تقریبات میں شرکت کیلئے دعوتی کارڈ اور خوبصورت رنگین اشتہارات موصول ہوئے جو مختلف نمایاں مقامات پر آویزاں کروا دیئے گئے۔ ایک دن حسبِ معمول اپنے تحریری کاموں میں معروف تھا، موبائل کی گھنٹی بجی، عاشقِ درُود و سلام میرے محترم جناب محمد ذیشان انجم قادری، مریدِ خاص جناب حضرت صوفی غلام محمد قادری سعیدی، شکوری جہانگیری ابوالعلائی (جن کو سلسلۂ قادریہ سعیدیہ شکوریہ جہانگیریہ ابوالعلائیہ کے سجادہ نشین حضرت عبدالرشید جامی (فیصل آباد) نے بروز اتوار مورخہ ۵ مئی ۲۰۱۲ء بر موقع عرس مبارک منعقدہ واہ ماڈل ٹاؤن شرفِ اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا) نے نویدِ مسرت سنائی کہ اِس مرتبہ ہم صاحب دلائل الخیرات شریف کے سالانہ عرس کی تقریبات میں شرکت کا شرف حاصل کریں گے اور اِس غرض سے کراچی روانگی کیلئے مؤرخہ ۱۹ جنوری ۲۰۱۳ء بروز ہفتہ ایئر بلیو کی پرواز ''پی اے-۲۰۱'' میں نشستیں محفوظ کروالی ہیں، آپ تیاری کریں۔ اِس کو حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی ؒ کا خصوصی تصرف ہی کہا جا سکتا ہے۔ سفری بیگ تیار کیا اور بروز ہفتہ اپنے محترمی جناب محمد نواز عادل کے ہمراہ گاڑی میں سوار ہو کر سرسید چوک ''کاشانہ راجہ علی اصغر'' روانہ ہوئے۔ جہاں سے ہمارا دو

روزہ روحانی سفر شروع ہوا اور جناب محمد ذیشان انجم صاحب کی معیت میں ایئر پورٹ روانہ ہوئے۔ ایئر پورٹ پر جناب حاجی محمد نواز صاحب نے دعاؤں کے ساتھ ہمیں رخصت کیا اور ہم بورڈنگ پاس حاصل کرنے کے بعد ڈیپارچر لاؤنج میں پہنچ گئے۔ کچھ ہی دیر بعد کانوں میں رس گھولتی آواز گونجی کہ ایئر بلیو کی پرواز کراچی روانگی کیلئے تیار ہے، مسافر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ جہاز پر تشریف لے جائیں اور چند ہی منٹوں میں ہم جہاز کے اندر تھے۔ جہاز مقررہ وقت پر روانہ ہوا اور دن ساڑھے گیارہ بجے کراچی کے بین الاقوامی قائد اعظم ایئر پورٹ پہنچ گئے، جہاں ہمیں خوش آمدید کہنے کیلئے قبلہ پیر سید رفاقت علی شاہ صاحب کے مرید خاص جناب امجد قادری، حضرت بابا فقیر امیر نواز چشتی صاحب کے منظورِ نظر مرید جناب محمد محبوب الٰہی صاحب اور اِس بندہ کے ایک عقیدت مند، سلسلۂ تاجیہ کے روشن ستارے جناب ذیشان عزیز تاجی موجود تھے۔ سب حضرات سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، تمام احباب گاڑیاں لے کر آئے تھے۔ امجد قادری صاحب کو اپنے پروگرام سے مطلع کیا تو انہیں شام کو مسجد آرام باغ میں آنے کی دعوت دینے کے بعد الوداع کہا۔

عرس سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی ؓ میں شرکت کے علاوہ پروگرام میں یہ بھی شامل تھا کہ اِس مختصر وقت میں اولیائے کراچی کی بارگاہوں میں زیارت کے علاوہ کچھ احباب سے بھی ملاقاتوں کا شرف حاصل کریں گے۔ چنانچہ ایئر پورٹ سے اپنے احباب کے ہمراہ گاڑیوں میں سوار ہو کر ملیر سٹی روانہ ہوئے۔

## بابا سائیں ولایت علی شاہ قلندر ؒ

ملیر سٹی پولیس اسٹیشن کے قریب مشہور بزرگ حضرت بابا ولایت علی شاہ قلندر ؒ کے مزار مبارک پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ آپ کا اسمِ مبارک حافظ نور احمد انصاری ہے لیکن آپ بابا ولایت علی شاہ قلندر کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کی ولادت باسعادت انیسویں صدی کے وسط میں بھارتی صوبہ اتر پردیش ضلع مظفر نگر کے قصبہ کیرانہ میں حافظ بہادر علی کے گھر ہوئی۔ آپ کے مورث اعلیٰ حضرت قاضی یحییٰ مدنی، قطب مدینہ کے لقب سے مشہور ہوئے، جن کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری ؓ سے جا ملتا ہے۔ دسمبر ۱۹۴۷ء کی بات ہے کہ حضرت بابا سائیں ولایت علی شاہ قلندر ؒ درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء ؓ میں تشریف فرما تھے کہ ایک دن ارشاد فرمایا کہ اب ہمیں پاکستان جانے کا حکم جاری ہو چکا ہے اور پھر کراچی تشریف لے آئے اور بمقام ملیر سٹی بہاولپور ہاؤس کے نزدیک سکونت اختیار فرمائی۔ ملیر کے متعلق آپ کے مرشد ولی کامل حضرت خواجہ غلام فرید ؒ نے اپنی کافیوں میں بہت ہی خوبصورت انداز میں تذکرہ فرمایا ہے۔ خواجہ صاحب کے نزدیک ملیر اس لئے رشکِ فردوس تھا کہ یہاں اُن کے محبوب کا مسکن بنے گا۔ پاکستان تشریف لانے کے بعد آپ نے ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو علم و حکمت کے رموز سے آشنا فرمایا۔

۲۶ رجب المرجب ۱۹۵۷ء بابا جی نے اس دارِ فانی کو الوداع کہا۔ آپ کے وصال مبارک کے بعد آپ کے فرزند حافظ فاروق احمد انصاری صاحب سجادہ نشین کے منصب پر فائز ہوئے جنہوں نے دربار شریف کی تعمیر کروائی اور تا دمِ وصال قرآن و سنت اور فیضِ ولایت کے علم سے مخلوقِ خدا کی خدمت کرتے کرتے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند الحاج امیر احمد انصاری نے درگاہ شریف کا نظام سنبھالا اور سجادہ نشین کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ حضرت بابا جی کے مزار مبارک پر حاضری کے بعد دُرود و سلام کی کتب دربار شریف کیلئے پیش کیں، موجودہ سجادہ نشین جناب امیر احمد انصاری صاحب بھی اُس وقت مزار مبارک کے احاطہ میں موجود تھے، اُن سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ الوداعی دُعا کے بعد باہر آ کر گاڑیوں میں سوار ہو کر مزار قائد کی طرف روانہ ہوئے۔

## بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح ؒ

برادرم محمد ذیشان انجم صاحب گو کہ پہلے بھی کراچی تشریف لا چکے ہیں لیکن مزار قائد پر نہ حاضر ہو سکے، اس لئے ضروری سمجھا کہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح ؒ کے مزار پر حاضر ہو کر فاتحہ شریف پڑھنے کا شرف حاصل کیا جائے۔ جملہ احباب کے ہمراہ مزار قائد پر حاضر ہوئے۔ آپ کے مزار کا کمپلیکس فنِ تعمیر کا ایک اعلیٰ شاہکار ہے اور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ گارڈ کا چاق و چوبند دستہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ مزار قائد پر فاتحہ شریف کا نذرانہ پیش کیا۔

اجتماعی دُعا کروائی اور فوٹو گرافی کا شوق پورا کیا۔ مزارِ قائد کے پہلو میں چند اور اہم مقابر ہیں جہاں فاتحہ پڑھی پھر قائد کے میوزیم کی طرف روانہ ہوئے جہاں داخلہ ٹکٹ کے ذریعے ہوتا ہے۔ اِس میوزیم میں قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق اور آپ کی زیرِ استعمال رہنے والی تمام اشیاء موجود ہیں جو انتہائی سلیقے و ترتیب سے سجی ہوئی ہیں اور دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اِس میوزیم کو دیکھنے کے بعد باہر آئے اور نورانی چورنگی روانہ ہوئے۔

ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رہؔا

ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رہؔا ایرانی نژاد مشہور اسکالر، شاعر، محقق، صاحبِ تصانیفِ کثیرہ سے ایک طویل عرصہ سے یاد اللہ ہے اور وہ اِس بندۂ ناچیز کے فارسی استاد بھی ہیں۔ آپ ایران سے خصوصی طور پر شاہ عبداللطیف بھٹائی عالمی کانفرنس میں شرکت کیلئے تشریف لائے تھے اور کانفرنس کے اختتام کے بعد نمائش چورنگی کے قریب ڈاکٹر اعجاز علی بیگ کے گھر کچھ ایام کیلئے مقیم تھے، اُن سے ملاقات کا پروگرام تھا، اپنے احباب کے ہمراہ ڈاکٹر اعجاز علی بیگ صاحب کی رہائش گاہ پہنچے جس کے صدر دروازے پر آپ نے اور ڈاکٹر تسبیحی صاحب نے ہمیں خوش آمدید کہا، احباب کا آپس میں تعارف کروایا۔ ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی صاحب کو ذیشان انجم صاحب سے بھی شناسائی ہے لیکن ظاہری ملاقات آج ہو رہی تھی۔ ڈاکٹر صاحب ہر ایک سے بہت محبت و شفقت سے ملے اور پاکستان میں اپنی طویل مدتِ قیام کی یادوں سے ہمارے قلوب و اذہان کو منور کیا اور وہیں بیٹھے بیٹھے جملہ یارانِ مجلس پر ایک منظومہ بنام ''یاران نامہ'' تحریر فرما دیا جو درج ذیل ہے۔

## یاران نامه

**به مناسبت دیدار دوستان ارجمند و گرامی در خانۀ حضرت آقای اعجاز علی بیگ : آقایان ۱. الحاج افتخار احمد حافظ قادری ۲. آقای محمد ذیشان انجم ۳. محمد محبوب الٰهی ۴. آقای ذیشان عزیز زیدعزّهم العالیه**

خوشا یاران کـه عشّاق طـریقند
همیشـه هـر کجا بهتر رفیقند
جمالِ افتخار احمد درخشان
که ذیشان انجم آمد لطف و احسان
شده محبوب الٰهی نور عرفان
بـه گلزار وفا همواره کوشان
همین ذیشان عزیز شادان و خُرّم
بـه کوشش آمده نُورِ مکرّم
همه از افتخار احمد محبت
زپندی در کراچی لطف و رحمت
شده اعجاز علی بیگ یارِ نیکو
همان مهمان نواز گردیده خوشبو
صفـات نیک این یاران یک دل
بـه هر جا حلّ کند اعمالِ مشکل
سلامت هر یکی از این رفیقان
همیشه هر کجا در عشقِ قرآن
چهار یارند همه یک سو و یک جان
صفـات نیک آنان نُورِ قرآن
عزیز و ارجمند این جمله یاران
بـه درگاه خدا هر کس دُعا خوان
منم خدمتگزار مردم پاک
بـه لطف جملگی پیوند ادراک
خدایا همه یاران یکدل
همه دانند بـه دل اسرار محفل
الٰهی زنده و پاینده باشند
به هر عشق و حقیقت زنده باشند
رهؔا خدمتگزار افتخار است
بـه دل همواره هر جا یادگار است
دکتور محمد حسین تسبیحی "رهؔا"

ڈاکٹر اعجاز علی بیگ صاحب نے ہماری خوب تواضع کی۔ تنگی وقت ہمارے آڑے آرہی تھی اور اجازت لے کر بابا فقیر امیر نواز صاحب کے مرید خاص جناب محبوب الٰہی صاحب کی رہائش گاہ طارق روڈ روانہ ہوئے۔ یہاں پر آپ نے ہم سب کیلئے ظہرانے کا اہتمام کیا تھا۔ اس ظہرانے میں رنگارنگ قسم کے کھانے سجے ہوئے تھے، احباب نے جی بھر کر اِن کھانوں کو تناول کیا۔ نمازِ عصر ادا کی اور پاپوش نگر، ناظم آباد روانہ ہوئے۔

## خانقاہِ نظامیہ گلزارِ سعیدیہ

خانقاہِ نظامیہ گلزارِ سعیدیہ کا شمار کراچی کی مشہور و قدیمی خانقاہوں میں ہوتا ہے۔ یہاں پر حضرت خواجہ شاہ سعید الدین فاروقی چشتی قادری کا مزارِ پُرانوار ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب ۳۲ واسطوں سے سیدنا عمر فاروق ؓ سے ملتا ہے۔ آپ نے کئی مشائخ سے اکتسابِ فیض کیا اور خرقہ وخلافت سے شرف یاب ہوئے۔ ۱۱۶ اکتوبر ۱۹۵۹ء بروز جمعۃ المبارک اس دارِ فانی کو الوداع کہا۔ وصال سے قبل دونوں ہاتھ فضا میں بلند کر کے حاضرین سے پوچھا میرے ہاتھوں میں کیا ہے۔ کہا گیا کہ کچھ بھی نہیں، فرمایا! دنیا سے جو بھی جاتا ہے اِسی طرح خالی ہاتھ جاتا ہے۔ نہ کوئی کچھ لے کر آتا ہے اور نہ ہی اِس دنیا سے کچھ ساتھ لے کر جاتا ہے۔ یہاں کا سب کچھ یہیں رہ جاتا ہے۔ جو ساتھ جاتا ہے وہ صرف اعمالِ صالحہ ہیں۔ حضرت خواجہ شاہ سعید الدین فاروقی کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادہ قاضی شفیق احمد فاروقی صاحب نے سجادہ نشین کے فرائض سنبھالے جو اب ایک طویل عرصہ سے مدینہ طیبہ طاہرہ میں مقیم ہیں۔

خانقاہِ گلزارِ سعیدیہ پہنچے، انتظامیہ کے علاوہ جناب اکرم نظامی اور عرفان نظامی صاحب نے ہمیں خوش آمدید کہا۔ محترمی عرفان نظامی صاحب سے کچھ عرصہ سے ہماری یاد اللہ ہے۔ آپ بہت محبت وشفقت فرماتے ہیں، تعلیماتِ حضرت مولانا جلال الدین رومی ؒ کو پھیلانے میں پیامِ رومی کی صورت میں اُن کی تعلیمات کو عام کرنے کی کوشش میں ہمہ وقت مصروف نظر آتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

خانقاہ شریف کی مسجد میں کچھ ایسے پتھر بھی نصب ہیں جو بیت اللہ شریف کی تعمیرِ نو کے وقت نکالے گئے تھے اور حضرت قاضی شفیق احمد فاروقی صاحب نے حجازِ مقدس سے یہ پتھر ارسال کئے۔ ان میں سے ایک متبرک و نایاب پتھر اس بندۂ ناچیز کی نذر کیا گیا۔ عرفان صاحب نے خانقاہ کا مکمل تعارف کروایا۔ پر تکلف چائے سے تواضع ہوئے اور پھر کتابوں کے تحائف پیش کئے۔ ہم نے بھی وِرد و درود وسلام کی چند کتب خانقاہ کی لائبریری کیلئے ہدیہ کیں۔ کمرۂ تبرکات کی زیارت کی جس کے بعد نمازِ مغرب ادا کرنے کے بعد جامع مسجد آرام باغ روانہ ہوئے۔

## جامع مسجد آرام باغ میں عرسِ جزولی

سطور بالا میں ذکر آچکا ہے کہ کراچی کی مشہور و تاریخی جامع مسجد آرام باغ میں ہر سال سیدنا محمد بن سلیمان جزولی ؒ کا عرس مبارک منعقد ہوتا ہے۔ اس موقع پر مسجد ہٰذا کو دلہن کی طرح سجایا جاتا ہے۔ خوبصورت لائٹنگ کی جاتی ہے۔ عرس کی تقریبات کا آغاز بعد از نمازِ ظہر محفلِ قرآن خوانی سے ہوتا ہے۔ بعد از نمازِ عصر دلائل الخیرات شریف کی اُس دن کی منزل کا وِرد ہوتا ہے۔ بعد از نمازِ مغرب محفلِ نعت خوانی منعقد ہوتی ہے جس میں دور و نزدیک سے آئے ہوئے ثناء خوان حضرات بارگاہ سیدِ کائنات ﷺ میں اپنا اپنا ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ بعد از نمازِ عشاء جلیل القدر علمائے کرام خطاب فرماتے ہیں۔ ہم بھی عرس مبارک میں شرکت کیلئے جامع مسجد آرام باغ پہنچے۔ صدر دروازے پر بانی مجلسِ دلائل الخیرات جناب محمد ہارون ابدالی صاحب نے ہمیں خوش آمدید کہا۔ محمد ذیشان انجم صاحب کا تعارف کروایا گیا۔ چائے سے تواضع ہوئی، تقسیم کیلئے وِرد و درود وسلام کی کتب ہارون صاحب کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ اسی اثناء میں حضرت علامہ رجب علی نعیمی صاحب سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

مسجد آرام باغ مہمان حضرات اور سامعین کرام سے بھری ہوئی تھی اور علمائے کرام سٹیج پر فنِ خطابت کے جوہر دکھا رہے تھے۔ اسی اثناء میں ہم بھی مجلسِ جزولی کی زینت بنے۔ ہمارے تمام احباب کو سندھی اجرکیں پیش کی گئیں اور گلاب کے ہار پہنائے گئے۔ مرکزی خطاب سے پہلے علامہ رجب علی نعیمی صاحب نے بارگاہِ سیدنا سلیمان جزولی میں اپنے اشعار کا نذرانۂ عقیدت پیش کیا، صرف چند اشعار

برکت کیلئے پیش خدمت ہیں۔

عیاں عالم میں ہے جلوہ محمد بن سلیمان کا
رفیع الشان ہے رُتبہ محمد بن سلیمان کا
رسولِ پاک ﷺ کی اُن پر عطا شام وسحر دیکھو
ہوا ہے نام تابندہ محمد بن سلیمان کا
دُرُود پاک کی تصنیف سے حاصل ہوئی عظمت
ہوا مقبول ہر جملہ محمد بن سلیمان کا
مہک آتی ہے اُن کے بام و در سے مشک وعنبر کی
ہے خوشبو سے بسا روضہ محمد بن سلیمان کا
میرے مولا ہو پوری آرزو نصرتؔ نعیمی کی
میں دیکھوں خواب میں چہرہ محمد بن سلیمان کا

علامہ رجب علی نعیمی کی منقبت کے بعد اِس بندۂ ناچیز نے شہزادۂ غوث الثقلین سید محمد انور گیلانی مدظلہ العالی کا عرس کی مناسبت سے تحریری پیغام پیش کیا۔ اسی دوران بندہ کو سندھی اجرک اور پھولوں کے نذرانہ سے نوازا گیا۔ مرکزی وخصوصی خطاب راولپنڈی سے تشریف لائے ہوئے علامہ عزیز الدین کوکب کا تھا، جنہوں نے اپنی بلندوگرج دارآواز سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ ختم شریف اور دُعا کے ساتھ عرسِ جزولی کا اختتام ہوا۔ جملہ احباب کی خدمت میں پر تکلف لنگر شریف پیش ہوا۔ احباب سے ملاقاتیں ہوئیں۔ بلوچستان سے آئے ہوئے چند مشائخ سے بھی تعارف ہوا۔ ہارون ابدانی صاحب نے انتہائی عزت و تکریم اور نہ صرف تحائف سے نوازا بلکہ اس بندہ اور ذیشان انجم صاحب کو نذرانہ سے بھی نوازا، اور جب ہم دونوں حضرات نے نذرانہ قبول کرنے سے معذرت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ یہ میری طرف سے نہیں بلکہ سیدنا سلیمان جزولی کی طرف سے ہے، چنانچہ ہم نے اسے حضرت سلیمان الجزولی کا تبرک سمجھتے ہوئے قبول کرلیا۔

الوداعی سلام کے بعد باہر نکلے جہاں پر ذیشان انجم صاحب کے ایک قریبی عزیز جناب راجہ مظہر صاحب ہمارے منتظر تھے، اُن کے ہمراہ سوار ہوکر اُن کی خوبصورت اور آرام دہ رہائش گاہ پہنچے، رات اُن کے پاس گزاری، نماز فجر کے بعد پر تکلف ناشتہ سے تواضع ہوئی، ذیشان صاحب، راجہ مظہر صاحب کی اہلیہ سے ملاقات کرنا چاہتے تھے لیکن اُن کی بیماری کی وجہ سے وہ ملاقات نہ کر سکے۔ (چند ایام قبل راجہ مظہر صاحب کی اہلیہ کا انتقال ہو چکا ہے، قارئین کرام سے اُن کی بخشش ومغفرت کی دُعا کیلئے درخواست ہے)۔

راجہ مظہر صاحب کے ہمراہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق سلسلہ قادریہ چشتیہ صابریہ عارفیہ کی مشہور بزرگ خاتون رابعہ ثانی سے ملاقات کیلئے اُن کی رہائش گاہ واقع اوورسیز سوسائٹی پہنچے جہاں محترمی ہارون ابدانی صاحب، ذیشان عزیز تاجی صاحب، نورانی آئرن ورکس کے مالک شہزاد احمد اور امجد قادری ہمارے منتظر تھے۔ ان سب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا، پھر سب اکٹھے رہائش گاہ رابعہ ثانی روانہ ہوئے۔ اُن سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ دُرُود وسلام کی کچھ کتابیں انہیں پیش کیں۔ مختلف موضوعات پر تقریباً ایک گھنٹہ ملاقات جاری رہی۔ چائے سے تواضع ہوئی اور دُعا کے بعد گلشنِ اقبال روانہ ہوئے۔

## فضیلۃ الشیخ سید عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

پاکستان میں مشائخ گیلانیہ کی تاریخ میں ایک اہم اور مشہور و معروف نام جناب عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جو پاکستان میں ایک طویل عرصہ تک عراق کے سفیر رہے۔ گولڑہ شریف کے حضرت قبلہ بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ اسی شخصیت نے پڑھایا تھا۔ سفارت سے سبکدوشی کے بعد کراچی میں ہی قیام رہا اور وصال کے بعد حسن اسکوائر گلشن اقبال میں آپ کا مدفن بنا۔ اِس گیلانی شہزادے کے مزار مبارک پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ منتظمین نے اس مرکزِ قادریہ کا تعارف کروایا اور کتابوں کے تحائف سے بھی نوازا۔

## سید گل احمد قادری رزاقی مدظلہ العالی

شہزادۂ غوث الثقلین سید محمد انور گیلانی کے ایک خلیفہ اور خانوادۂ قادریہ رزاقیہ کے ایک درخشندہ ستارے جناب سید گل احمد قادری رزاقی مدظلہ العالی پاکستان ریلوے سوسائٹی بلاک نمبر ۱۳/اے گیلانی ہاؤس میں تشریف فرما ہوتے ہیں اور ایک عالم کو قادری رزاقی فیوضات وبرکات سے نواز رہے ہیں۔ اُن کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ آپ نہایت شفقت اور محبت سے ملے اور انتہا درجہ ہماری عزت وتکریم کی تواضع کے علاوہ تحائف سے بھی نوازا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے

درجات میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ الوداعی دُعا کے ساتھ اجازت کے طلبگار ہوئے اور گاڑیوں میں سوار ہو کر جہانگیر روڈ روانہ ہوئے۔

## حضرت بابا نور علی شاہ شہید
## المعروف سرکار نوری بابا رحمۃ اللہ علیہ

میسر معلومات کے مطابق حضرت بابا سید نور علی شاہ شہید، محمد بن قاسم کے ہمراہ دمشق سے ۹۲ ہجری بمطابق ۷۱۲ء سندھ تشریف لائے۔ راجہ داہر سے دیبل کے مقام پر جنگ کی اور ایک سال بعد ۹۳ ہجری بمطابق ۷۱۳ء بے شمار کفار کو نارِ جہنم رسید کر کے ۵ محرم الحرام بروز جمعۃ المبارک شہید ہوئے۔ آپ کا مزار مبارک تین ہٹی چوک کے قریب واقع ہے۔ کراچی میں آپ سرکار نوری بابا کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کا عرس مبارک ہر سال ۳ تا ۵ محرم الحرام بڑی عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ عرس کے موقع پر لاکھوں زائرین حاضری کا شرف حاصل کرتے ہیں اور اپنی دلی مرادیں پاتے ہیں۔

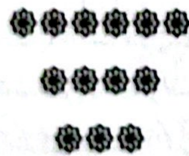
نمازِ ظہر نوری مسجد میں ادا کی جہاں پر ذیشان عزیز کے چچا شیخ نعیم احمد تاجی ہمارے منتظر تھے، اُن سے ملاقات ہوئی۔ سب احباب نے مل کر سرکار نوری بابا رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت حاصل کی، دُعائیں کی، الوداع ہونے پر صاحبِ مزار کے تصرف سے چادر اور دوسرے تحائف نذر ہوئے۔

مذکورہ بالا بزرگوں کے مزارات کے علاوہ کئی اور دوسرے مزارات پر بھی حاضری کا پروگرام تھا لیکن تنگیٔ وقت آڑے آ رہی تھی کیونکہ شام چھ بجے کی فلائٹ سے واپس راولپنڈی پہنچنا تھا، لہٰذا سرکار نوری بابا کے مزار پر حاضری کے بعد سید رفاقت علی شاہ کے مرید خاص جناب امجد قادری صاحب کی دعوت پر اُن کے ہمراہ اُن کی رہائش گاہ نزد ایئرپورٹ روانہ ہوئے۔ دوپہر کے پرتکلف کھانے سے تواضع ہوئی، نمازِ عصر ادا کی، ذیشان عزیز نے نہایت ہی قیمتی اور محبت بھرے تحائف اور کراچی کی مٹھائیاں ہماری نذر کیں۔ گاڑی میں سوار ہو کر ایئرپورٹ روانہ ہوئے۔ امجد قادری صاحب نے ایئرپورٹ سے کراچی کی اسپیشل مٹھائی خرید کر ہماری نذر کی۔

ہمارے اس دو روزہ روحانی سفرِ زیاراتِ مقدسہ میں جن جن شخصیات نے ہمیں اپنی محبتوں شفقتوں اور عزت و تکریم سے نوازا، ان سطور کی وساطت سے اُن سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ بالخصوص اپنے روحانی بیٹے ذیشان عزیز تاجی کا کہ جنہوں نے مزارات پر حاضری کے سلسلے میں قدم قدم پر ہماری رہنمائی کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان تمام کو خوش و خرم رکھے۔

ایئرپورٹ پر تمام احباب کو الوداع کیا، بورڈنگ پاس حاصل کئے اور ایئر بلیو کی پرواز ۰۲۰۶- پی اے میں سوار ہو کر کراچی سے اسلام آباد پہنچے۔ جہاں قبلہ حاجی محمد نواز صاحب ہمیں خوش آمدید کہنے کیلئے پہلے سے موجود تھے۔ اُن کی گاڑی میں سوار ہو کر سرسید چوک "کاشانہ راجہ علی اصغر" پہنچے، جہاں سے دو روزہ روحانی سفر کی ابتداء ہوئی تھی اُسی مقام پر اُس کی انتہاء ہو گئی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ان تمام بزرگوں کے ہاں ہماری حاضریوں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور کل روزِ محشر ان حاضریوں کی بدولت ہماری بخشش و مغفرت ہو جائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم



**فرمان حضرت قبلہ عالم منگانوی**

تمام مشائخ کا طریقہ ہی صراطِ مستقیم ہے
اس کے سوا سب طریقے گمراہی کا سبب ہیں



**فرمان حضرت قبلہ عالم منگانوی**

اے درویش! جب تک تو درویشوں کی خدمت
نہیں کرے گا کسی مقام پر نہیں پہنچ سکے گا

